یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

دجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ -

اخبار اہلحدیث

امرتسر۔ مورخہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶ جون ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تجدید اشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے ورنہ ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہین۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عـ٥
والیان ریاست سے	ـلـ
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداروں سے	۱/۸
ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

ہندوستان کے دو مجدد

ہندوستان بھی کیسا خوش قسمت ملک ہے کہ اس مین کبھی نہ کوئی مجدد ضرور رہتا ہے خصوصاً ہمارا زمانہ تو اس خوش قسمتی مین گذشتہ سب زمانوں سے بڑھا ہوا ہے۔ گذشتہ زمانے مین تو کہین صدی کے بعد کہین مل کر ایک مجدد نظر آتا تھا مگر ہمارے زمانے مین ایک نہین دو مجدد جمع ہو گئے۔ یہہ دو مجدد گو آپس مین بہت کچھہ اختلاف رکھتے ہین لیکن باوجود اس کثیر اختلاف کے ایک بات پر دونون حضرات متفق ہین کہ جو مسلمان ان کی تعلیم اور تحقیق کا مخالف ہو وہ کافر ہے۔ مقصد ہے غرض سب کچھہ ہے غالباً ہمارے ناظرین انتظار مین ہونگے کہ ان مجددون کے اسماء گرامی بتلائے جائین۔ پس لیجئے ایک صاحب کا نام اعلیحضرت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ہے دوسرے بزرگ کا نام اعلیحضرت مولانا عبد المصطفیٰ احمد رضا خان صاحب بریلوی ہے۔ ان دونون حضرات کو مجددیت کا دعویٰ ہے اول الذکر تو صرف معمولی مجدد تھے مگر موخر الذکر مجدد مائۃ حاضرہ ہین جسکا ترجمہ کر موجودہ صدی کا مجدد۔ مطلب یہہ ہے کہ اگر مولانا کی حیات مستعار اتنی دراز ہو کہ دو تین صدیون تک نہ جائین تو سب صدیون کے مجدد آپ ہی رہین گے کیونکہ مائۃ حاضرہ سب کو شامل ہے چشم ما روشن دل ما شاد۔

قادیانی مجدد کے فتویٰ کفر تو ناظرین نے سنے ہونگے کہ جو کوئی مجھے نہ مانے وہ مردود ہے ایسا ہے ویسا ہے۔ اسکا ذکر تو اہل حدیث مین ہمیشہ سنتے چلے آئے ہین۔ اسلئے اسے چھوڑ کر آج ہم بریلوی مجدد کا ذکر مختصر سناتے ہین آپ کی طبیعت کا رجحان اس طرف ہو رہا ہے کہ مسلمانون کی تعداد جو لکھہ کروڑون تک پہنچ گئی ہے۔ اسلئے شائد آپ کو خطرہ ہے کہ اس بہیر بہاڑ سے جنت مین گرمی نہ ہو اسلئے آپ ہمیشہ مسلمانون کی چھانٹی کرتے رہتے ہین آپ کی مشین مین ہمیشہ کفر کے فتویٰ ہی چھپا کرتے ہین۔ وہ کافر یہ کافر تم کافر تو کافر غرض آپکی تکفیر کی وسعت دیکھکر یہہ کہنا پڑتا ہے کہ

کس نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

گذشتہ فتوون کے علاوہ آجکل ایک فتویٰ آپنے شائع کیا ہے جسکا نام ہے حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین۔ جس مین آپنے اپنے حج کی کارگذاری دکھائی ہے کہ ہم نے مکہ معظمہ مین جاکر یہہ فتویٰ کفر تیار کرایا ہے

یادگار مرزا یعنی مرزا قادیانی کا خاص نمبر جسمین مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیوں کی غلطی کھول کر دکھائی گئی ہے۔ ۳ کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیں

ahmadimuslim.de

غالباً یہہ کوشش آپکی اپنے مخالفین کی اُس شماتت کے جواب مین ہے جو آپکے مواخذہ سکہ پر آپکے مخالفون نے کی تہی۔ کتاب مذکور مین اعلحضرت نے کئی ایک پر کفر کا فتویٰ لگایا اور لگوایا ہے۔ سب سے اول تو اپنے حریف اور ہم رتبہ مجدد قادیانی پر۔ اُن سے بعد مولانا خلیل احمد سہارنپوری مولانا اشرف علی صاحب تہانوی مولوی امیر حسن مولوی امیر احمد صاحب سہسوانی مولوی مولانا سید نذیر حسین صاحب مولانا محمد قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہم۔ قادیانی تو ہماری بحث سے الگ ہے اسلیئے کہ یہہ دونون مجدد ہین ہمین ان بڑون کی باتون مین کیا دخل یہہ جانین اور وہ جانین یا اُن کے اتباع سمجہین۔ باقی علما پر وجوہات کفر الگ الگ ہین۔ کسی پر امکان کذب باری ہے۔ کسی پر کچہہ ہے۔ سب سے بڑہکر انکار علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہمنے ان مظلوم علماء کی اصل کتابین جو نہین دیکہین نہ ہمارے پاس ہین۔ ناظرین اہلحدیث مین سے کوئی صاحب بہیجدینگے یا محل و مسول سے اطلاع دینگے تو شاید ہم کچہہ مفصل بہی لکہینگے۔ سردست ہم بالاجمال اتنا کہتے ہین کہ مجدد بریلوی کے اس فتوی سے ہمین خوشی بہی ہوئی ہے اور رنج بہی۔ خوشی تو اسبات کی ہوئی ہے کہ آپنے اس فتوے مین کسیقدر اپنی غیر مقلدیت کا جلوہ بہی دکہایا ہے۔ کیونکہ اس فتوی مین آپنے آیات قرآنی سے استدلال کیا ہے مثلاً علم غیب کے ثبوت کے لیئے وہ آیت پیش کی ہے جو عموماً ہر طالب علم پیش کیا کرتے ہین الآمین ازکفتی مین تمنولی رحیکا جواب آگے آتا ہے، مجدد صاحب کے استدلال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ غیر مقلد ہین یا کم از کم غیر مقلدی کو اچہا جانتے ہین۔ کیون؟ اسلیئے کہ مقلد کا من حیث المقلد یہہ کام ہے کہ اپنے امام کے قول کو پیش کرے نہ کہ خود استدلال کرے۔ چنانچہ درمختار کے دیباچہ مین ہے یفتی بقول الامام علی الاطلاق یعنے فتویٰ ہمیشہ امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کے قول پر ہونا چاہیئے مسلم الثبوت مین ہے۔ اما المقلد فمستندہ قول المجتہد لا الظنہ ولا اللہ یعنے مقلد کی دلیل صرف امام کا قول ہے [illegible] اگر مجدد صاحب مقلد ہوتے تو آپکا کام یہہ ہونا چاہیئے تہا کہ آپ ان مسائل کفریہ مین صرف اپنے امام کا قول نقل کر دیتے کہ فلان جگہ امام صاحب نے اس عقیدہ کو کفر لکہا ہے۔ ہم حیران ہین کہ مجدد بریلی کے مفتی دستخطیکہ ان کے نام کی تحریرین واقعی آنکی ہون اور وہ واقعی

مفتی اور اہل علم ہی ہون، بس اتنے ہی کام کے لیئے بنائے گئے ہین کہ جو چاہے ان سے کفر کا فتوی حاصل کر لیوے۔ انا للہ۔

غرض اعلحضرت بریلوی جس فرقہ کا رد ہمیشہ کرتے رہے تہے آج اُسی فرقے کی پر خود بہی چلنے لگے ہین۔

ہماری خیال مین بلکہ جملہ سلف وخلف کی تحقیق مین غیر مقلدیت اسی کا نام ہے کہ براہ راست اپنے دعوے پر قرآن و حدیث سے استدلال کرے وہ استدلال اُسکا صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہین۔ ہو سکتا ہے کہ اوس استدلال مین کل غلطی کر جائے۔ بہر حال استدلال کرنا اور اپنے کسی دعوی پر آیت یا حدیث کو پیش کرنا غیر مقلدون کا کام ہے۔ مقلد کا کام یہہ نہین۔ مقلد تو صرف اپنے امام کے قول کا پابند ہے۔ الفتوی علی قول الامام مطلقا۔ مقلد کا کام بس یہی ہے کہ جو مسئلہ بیان کرے اُس مین امام کا قول بیان کرے اگر اُسکے امام نے کسی دلیل سے استدلال کیا ہے تو اُسکو بہی اُسی کے لفظون مین نقل کر سکتا ہے خود استدلال نہین کر سکتا۔ کیونکہ استدلال کرنے کا اُسکو حق حاصل نہین۔

غالباً یہان پر ایک سوال ہم پر ہو سکتا ہے کہ اس تعریف کے مطابق علماء غیر مقلدین کے علاوہ جہلاء غیر مقلدین کس طرح غیر مقلد ہوئے اُنکو تو استدلال کرنے کا ملکہ ہی نہین۔ اُنکو تو جو کچہہ اپنے علماء نے کہا وہ انہون نے مان لیا پہر اُن کو کیون غیر مقلد کہتے ہو اور وہ خود بہی اپنے آپ کو کیون غیر مقلد یا اہلحدیث کہتے ہین۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ جس طرح جہلاء حنفی، شافعی، کہلاتے ہین اور آپ لوگ بہی بطور فخر کہا کرتے ہین کہ ہندوستان مین اتنے کروڑ حنفی ہین حالانکہ آپ ہی کی معتبر کتاب ردالمختار مین لکہا ہے کہ عوام نہ حنفی ہین نہ شافعی بلکہ یہان تک لکہا ہے کہ العامی لا مذھب لہ انما مذھبہ مذھب مفتیہ (مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۲) یعنے عامی کا کوئی مذہب نہین اُسکا مذہب وہی ہے جو اُسکے مفتی کا ہے۔ پس جو عامی اپنے مفتی سے یون سوال کرے کہ ہمارے امام کا کیا حکم ہے تو سائل بہی مقلد ہے اور جسکا مفتی قرآن و حدیث سے مسئلہ بتلانے والا ہے اور سائل اُسکو جانتا بہی ہے پہر بہی سوال کرتا ہے کہ خدا اور رسول کا حکم قرآن و حدیث سے ہم کو بتلائے تو وہ سائل غیر مقلد ہے۔ غرض عامی کے غیر مقلد ہونے کے لئے تو ثبوت استدلالیہ کی

الفرقان • [illegible]

ahmadimuslim.de

ضرورت نہین جیسی کہ مقلد اور حنفی ہونے کے لئے اوسکو فہم مسائل فقہ ضروری نہین بلکہ اوسکی تقلید اور عدم تقلید دائے کے سوال کی نوعیت ہے۔ خیر یہہ تو ایک جملہ معترضہ تہا جو ہماری خوشی کے بیان مین پیش آگیا اب ہم اپنی ناخوشی کے وجوہات بتلاتے ہین۔

ناخوشی ہمین اسلئے ہوئی کہ اعلیحضرت مجدد صاحب بریلوی نے باوجود ادعاے حنفیت کے امام ابو حنیفہ صاحب کے مذہب کی ذرہ پرواہ نہین کی جتنے اقوال علماء کے کفر پر نقل کئے ہین وہ سب کے سب متاخرین کے ہین جنمین سے بعض غیر مشہور۔ کوئی قول امام ابو حنیفہ صاحب کا نہین لائے کہ ایسے خیالات والا شخص کافر ہے۔ حق یہہ ہے کہ لاتے بہی کہان سے اونکا قول تو بر عکس ایک مشہور ہے کہ لا نکفر اهل القبلة (فقہ اکبر) ہم کسی کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے۔ خدا معلوم امام صاحب کا یہ ارشاد کسنے منسوخ کیا۔ کون ایسا شخص پیدا ہو گیا جسنے آج خلاف منشا امام صاحب مسلمانون پر کفر کے فتوے لگانے کو جائز کر دیا پہر کہلانے کو امام صاحب کے مقلد۔ سچ ہے ؎

کئے لاکہون ستم اس پیار مین بہی آپ نے ہم پر
خدا نا خواستہ گر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے

فقہ کی معتبر کتاب ردالمحتار مین لکہا ہے کہ اسلامی فرقون پر کفر کا فتوے دینا بعض متاخرین کی رائے تو ہے مگر مجتہدین سے یہہ منقول نہین۔ مجتہدین سے عدم تکفیر منقول ہے اور غیر مجتہدین کے قول کا کوئی اعتبار نہین (جلد ۳ صفحہ ۱۹۶) ہم نہین سمجہتے کہ مجدد صاحب باوجود حنفی مقلد کہلانے کے کیون اپنے مذہب سے خارج ہوتے ہین۔ کیا اُن کو اپنے امام کے اقوال کافی نہین ہین کہ کبہی تو غیر مقلدون کی طرح خود استدلال کرنے لگجاتے ہین۔ اور کبہی متاخرین کی رائے (جو میدان تحقیق مین ہیچ و نارزد) کام مین لگجاتے ہین۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہین کہ اگر خود ساختہ مجدد صاحب بریلوی امام ابو حنیفہ صاحب کے مقلد رہکر بحث کرین تو ایک منٹ نہین چل سکتے یہہ جولانی انہین اسیطرح آجاتی ہے کہ حنفی مذہب کی آڑ مین شکار کرتے ہین۔

ہان جی چاہتا ہے کہ آپکے استدلال کا جواب بہی قدرے دیا جاوے۔

علم غیب رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مسئلہ ایسا صاف اور یقینی ہے کہ اسکے برابر شاید ہی کوئی مسئلہ صاف ہو قرآن شریف کی نص صریح جیسی رد اسپر دلالت کرتی ہے کسی اور مسئلہ پر شاید ہی کرتی ہو صاف ارشاد ہے لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ یعنے اے نبی تم کہدو کہ مین اگر غیب کی باتین جانتا ہوتا تو ہر قسم کی بہلائی جمع کر لیتا اور مجہکو کبہی کوئی تکلیف نہ پہونچتی۔ یہہ آیت ایسی صاف ہے کہ اسکا ترجمہ ہی اسکا مطلب صاف بتلا رہا ہے۔ مگر مجدد صاحب اور اُن کے حاشیہ نشین چونکہ علم منطق کے بہی مدعی ہین اسلئے انکی خاطر ہم اس آیت کی تفسیر منطقی طریق سے کرتے ہین لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ مقدم ہے اور باقی اخیر تک تالی مجموعہ قضیہ شرطیہ اور اس مین تو شک نہین کہ لَوْ کا استعمال رفع تالی کیلئے آتا ہے جس سے قیاس استثنائی برفع تالی پیدا ہوتا ہے پس تقدیر اس کلام کی یون ہوئی کہ لو کان الرسول (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) یعلم الغیب لاستکثر من الخیر وما مسہ شئ من السوء۔ لکنہ قد مسہ السوء ولم یستکثر من الخیر۔ رفع تالی چونکہ مستلزم رفع مقدم ہے پس نتیجہ صاف ہے کہ ما کان یعلم الغیب۔ غالباً یہان تک تو مجدد صاحب بہی ہم سے متفق ہون گے کیونکہ انکا مذہب ہے کہ مستقل علم غیب رسول کو نہ تہا اور اسی مستقل کی نفی اس آیت مین کیگئی مگر وہی تہا لیکن خدا کے بتلانے سے تہا یہہ نہین کہ بعض واقعات کا علم بتلایا تہا بلکہ کل واقعات کا علم دیا گیا تہا۔ پس اب ہمکو یہہ دیکہنا ہے کہ اس قضیہ شرطیہ یا قیاس استثنائی مین جو مقدم ہے اسکا کیا مطلب اور تالی کا لزوم اسکے ساتھ کیا ہے۔ کچہہ شک نہین کہ مجدد صاحب بہی مانتے ہونگے کہ تمام مخلوق خصوصاً حضرات انبیاء علیہم السلام کو جو علوم حاصل ہوتے ہین وہ خدا کی ذات سے وہبی ہوتے ہین نہ کہ ذاتی آیت کریمہ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اسکے لئے شاہد عدل ہے پس خدا ذو الجلال نے جو (بقول آپکے) سید الانبیاء (صلوات اللہ علیہ و سلامہ) سے یہہ کہلوایا کہ تم کہدو کہ مین اگر غیب کی باتین ذاتی طور پر جانتا تو یہہ کرتا اور وہ کرتا کیا کسی کا خیال اور گمان تہا کہ آپ کو ذاتی علم ہے یا ہونا چاہئے جب نہین تہا تو اس نفی کرنے کی کیا حاجت ہے کیسا بے لطف کلام۔ گویا اس قسم کا ہے کہ تم کہدو اگر مین خدا ہوتا تو کہانے پینے کا محتاج نہوتا۔ حالانکہ مسائل علم کے تنافری ہوتے ہین نہ بدیہی۔ علاوہ اسکے یہ بات بہی قابل غور ہے کہ اس قضیہ مین جو تالی ہے کیا وہ مقدم کے ذاتی ہونے پر لازم ہے یا ذاتی غیر ذاتی دونون حالتون مین لازم ہے کچہہ شک نہین کہ آئندہ کی بہلائی کا جمع کرنا اور مضرات

ahmadimuslim.de

بچنا جیسا ذاتی علم پر متفرع ہوتا ہے غیر ذاتی (دینی) پر بھی متفرع ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جو کسی منڈی میں نفع سے سودا فروخت ہوتا دیکھے آ رہا ہو کسی راستہ میں درندہ بیٹھا ہوا دیکھ پائے اور وہ اگر دونوں باتیں کسی اپنے منی دانستہ کو کہہ دے تو جیسا دیکھنے والے کو اسکے علم کا فائدہ ہوگا اسی سننے والا بھی اسکو نفع پا سکتا ہے اور درندہ کے گزند سے بچ سکتا ہے۔ بنظر غور دیکھا جائے تو رب العالمین نے بھی عدم ہی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے تو شرطیہ کے مقدم کو بصیغہ نفی بیان فرمایا ہے یعنی لوکنت اعلم الغیب کیونکہ اعلم ذاتی اور غیر ذاتی دونوں قسموں میں مشترک ہے پس مقدم اور تالی میں لزوم جب عام ہے تو دونوں کی نفی بھی عام ہوگی۔ پس مقدم کو مخصوص بالذاتی کرنے کے لئے تو دلیل مطلوب ہوگی۔ جب مقدم مستلزم تالی ہے تو ارتفاع تالی سے ارتفاع مقدم بھی ہوگا۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ذاتی نہ ہونا ثابت ہوا اور نہ کسبی۔

اعلیحضرت مجدد بریلوی نے جو آیت پیش کی ہے اگر وہ غور کرتے تو اس کا مطلب یہی سمجھ جاتے۔ اول تو حسب اصول حنفیہ مستثنیٰ لیعنے الا من ارتضیٰ من رسول بھی حکم نہیں رکھتا پھر آپ اس حکم کا ثبوت کسی اور دلیل سے دیجئے۔ دوم بصورت حکم یہ بات قابل غور ہے کہ مستثنیٰ منہ سالبہ کلیہ ہے اور اسکی نقیض موجبہ جزئیہ ہوگی نہ موجبہ کلیہ۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ بعض امور کی اطلاع رسولوں کو ہوتی ہے اور اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ آیت کریمہ لا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء اسی معنے کی تشریح کرتی ہے۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ (مجدد صاحب اگر جواب بھیجیں گے تو درج کیا جائیگا)

مَن الرَّاعِلیہ

آپکا سوال تو بہت ہی واضح ہو مگر بعض علماء کی تحریر جادۂ اعتدال سے باہر جانے پر دوبارہ سہ بارہ آپ کو سوال یاد دلانے کی تکلیف گوارا کرنی پڑی۔ صرف موضوع بحث آپکا تو یہی ہے کہ امام و مقتدی کا رابط ادا ہے ارکان میں ہے قبولیت عدم قبولیت میں نہیں جہانتک مسئلہ ہذا میں غور کیا اور تحقیق کی انظر سے دیکھا اور ما لہا و ما علیہا تحریر علمائے کرام پر نظر ڈالا تو یہی معلوم ہوا کہ ہر بھلے اور برے امام کے پیچھے نماز درست ہے قرآن مجید کی بعض آیتوں سے اسکے جواز کا استدلال ہے اور حضور انور علیہ السلام کے

ارشاد میں بھی اسکے جواز کی تصریح پائی جاتی ہے اور محققین علمائے کرام کا بھی مسلک اسی پر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ وارکعوا مع الراکعین میں یہ حکم ہوا کہ رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو۔ نماز کو رکوع کے ساتھ اللہ پاک نے تعبیر فرمایا اس لئے کہ یہودیوں کی نماز میں رکوع نہیں ہے۔ تفسیر بیضاوی و تفسیر ابو السعود میں ہے عبر عن الصلوٰۃ بالرکوع احترازا عن صلوٰۃ الیہود تفسیر جامع البیان میں ہے ای کونوا مع المؤمنین فی احسن اعمالہم وھو الصلوٰۃ عبر عن الصلوٰۃ بالرکوع لان صلوٰۃ الیہود لیس فیہا رکوع۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم اس عموم لفظ کے ساتھ ہوا اور امام جماعت مقید بقید نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ہر امام نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے اور کسی نمازی کو یہ حق نہ رہا کہ وہ امام جماعت کی اقتدا چھوڑ کے جماعت کے ختم کی انتظار میں بیٹھا رہے بلکہ یہ حکم ہوا کہ نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو تفسیر کبیر میں ہے المراد صلوا مع المصلین ای فی جماعتہم۔

باقی یہ سوال کہ جماعت کے لئے امام کیسا بنانا چاہئے چونکہ یہ موضوع بحث سے خارج سوال ہے اسلئے صحیح حدیث المنکم خیارکم اور وہ حدیث جس میں ترغیب امام بنانے کی ارشاد ہوئی ہے اسکے جواب میں کافی و افی سمجھکر اپنی توجہ اس جانب سے پھیرتا ہوں۔

ابو داؤد کے باب امامۃ البر والفاجر میں ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر۔ یعنے نماز تم پر واجب ہے پیچھے ہر مسلمان کے وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ کبائر گناہ کا مرتکب ہو چکا ہو۔ اسی حدیث کے ہم معنے دار قطنی نے بھی روایت کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ مکحول کو ابوہریرہ سے لقا نہیں ہے عون المعبود میں ہے وقد ورد ھذا الحدیث من طرق کما قال الحافظ واھیۃ جدا قال العقیلی لیس فی ھذا المتن اسناد یثبت یہ حدیث کئی طرق سے آئی ہے اور اسکے کل طرق جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا از بس واہیہ ہیں عقیلی نے یہ کہا کہ اس متن میں کوئی ثابت اسناد نہیں ہیں۔ دار قطنی کی دوسری روایت کا لفظ یہ ہے عن ابن عمر قال قال رسول

نوٹ۔ ناظرین اخبار کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس سوال و جواب کو مدنظر رکھکر ہماری تحریر کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ منہ غفرلہ۔

گردھاری چھاپہ سنگھ امرتسر

الله صلی الله علیه وسلم صلوا خلف من قال لا اله الا الله یعنی ہر کلمہ گو کو پیچھے نماز پڑھو۔ اس حدیث کو بھی دارقطنی نے باسناد ضعیف روایت کیا ہے بدرالمنیر میں ہے ہذا الحدیث من جمیع طرقہ لا یثبت یہہ حدیث اپنے کل طرق سے ثابت نہیں ہے سبل السلام میں بذیل حدیث جابر ولا فاجر مومنا الخ کہا ہے وقد ذهب الشافعية والحنفية الى صحة امامة مستدلین بما یأتی من حدیث ابن عمر وغیرہ وهی احادیث کثیرة دالة علی صحة الصلوة خلف کل بر وفاجر الا انها کلها ضعیفة وقد عارضها حدیث لا یؤمنکم ذو جرأة فی دینه ونحوه وهی ایضا ضعیفة قالوا فلما ضعفت الاحادیث من الجانبین رجعنا الى الاصل وهی ان من صحت صلوته صحت امامته وایدہ ذلك فعل الصحابة فانه اخرج البخاری فی التاریخ عن عبد الکریم انه قال ادرکت عشرة من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم یصلون خلف ائمة الجور ویؤیده ایضا حدیث مسلم کیف انت اذا کان علیکم امراء یؤخرون الصلوة عن وقتها او یمیتون الصلوة عن وقتها قال فما تامرنی قال صل الصلوة لوقتها فان ادرکتها معهم فصل فانها لك نافلة فقد اذن بالصلوة خلفهم وجعلها نافلة لانهم اخرجوها عن وقتها وظاهره انهم لو صلوها فی وقتها لکان مامورا بصلوتها خلفهم فریضة یعنی شافعیہ اور حنفیہ کا مذہب باستدلال حدیث ابن عمر یہہ ہے کہ امامت فاجر کی صحیح ہے اور اس باب میں بہت حدیثیں ہیں جو نیک وبد امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی صحت پر دال ہیں مگر انکے کل طریق ضعیف ہیں اور حدیث لا یؤمنکم ذو جرأة فی دینه اور اسکے مثل اور حدیثیں انکے معارض ہیں اور یہہ بھی ضعیف ہیں پس محدثین نے یہہ کہا ہے کہ جب دونوں جانب کی حدیثیں ضعیف ہیں تو ہم اصل کیطرف رجوع ہوں گے اور وہ اصل من صحت صلوته صحت امامته ہے یعنے جسکی نماز موافق بیان کتاب وسنت کے صحیح ہے اُسکی امامت بھی صحیح ہے اور فعل صحابہ اس اصل کو تائید کرتا ہے اور امام بخاری تاریخ میں فرماتے ہیں کہ عبد الکریم نے کہا کہ میں نے دس صحابہ کو محمد صلعم سے پایا کہ وہ لوگ ظالم امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور مسلم کی حدیث بھی اسکی موئید ہے کہ حضور انور صلعم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تمپر ایسے امام ہوں گے کہ وہ لوگ نماز کو اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھیں گے یا نماز کو وقت سے مار کر پڑھیں گے صحابہ نے کہا کہ آپ میرے لئے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم نماز کو وقت پر پڑھ لو اگر پھر ان کو نماز پڑھتے پاؤ تو اُن کے شامل پڑھ لو یہہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ پس حضور انور نے اُنکے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیا اور اس نماز کو نافلہ قرار دیا۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے اس نماز کو وقت سے خارج کردیا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ لوگ اپنے وقت پر نماز ادا کرتے تو البتہ یہہ لوگ اُن کے پیچھے فریضہ ہی پڑھنے کے مامور ہوتے۔

حافظ ابن حجر اور عقیلی اور صاحب بدر المنیر اور صاحب سبل السلام کے کلام سے واضح ہے کہ احادیث مذکورہ بالا مع اپنے شواہد کے اسناداً ضعیف ہیں اور اُن کے کل طرق واہیہ ہیں اور مابہ البحث مسئلہ میں عدم جواز اقتدا کی حدیثیں بھی بقول صاحب سبل السلام ضعیف ہیں پس موافق ومخالف احادیث کے کل طرق جبکہ ضعیف اور واہی ہیں تو ان دونوں میں سے کسی کے ساتھ استدلال صحیح نہیں ہوسکتا کیونکہ صحت استدلال کے لئے صحیح حدیث ہونی چاہئے بنابر ازیں جواز یا عدم جواز امامت فاسق فاجر مبتدع مفتون کا مقتدی کے حق میں استدلال ان موافق ومخالف احادیث کے ساتھ صحیح نہیں ہے پس جبکہ دونوں جانب کی حدیثیں اسناداً ساقطة الاعتبار ٹھہریں تو اب دیکھنا ہے کہ ان روایات مذکورہ کے کسی جانب کی مزید کوئی صحیح روایت ہے یا نہیں یا بقول اصول اذا تعارضا تساقطا اور نیز بوجہ اسناد واہیہ کے وہ روایتیں اصلاً قابل احتجاج ہی نہیں ہوسکتیں اس خصوص میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جواز اقتدا کی موئید حدیث مسلم کی ہے جو پہلے معہ ترجمہ لکھی جاچکی ہے اُس روایت سے صحت اقتدا پر استدلال صحیح ہوسکتا ہے وجہ استدلال یہہ ہے کہ بے وقت نماز پڑھنے والا اسکا نماز ظہر کو عصر کے وقت میں ادا کرنے والا ہو جیسا کہ مسلم کی روایت سے مستفاد ہوتا ہے اور ابوداؤد میں بروایت عبادہ بن صامت اسکی تصریح آچکی ہے انها ستکون علیکم بعدی امراء تشغلهم اشیاء عن الصلوة لوقتها حتی یذهب وقتها فصلوا الصلوة لوقتها تو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہے اور ایسا ارتکاب شرعاً فسق وفجور میں داخل ہے معہذا حضور انور نے ایسے امام کی اقتدا کی اجازت دی اور یہہ فرمایا فان ادرکتها معهم فصل فانها لك نافلة پس اگر اقتدا ایسے امام کی قبولیت میں کچھ بھی اثر انداز ہوتی تو آپ ہرگز ایک عبث فعل کی ہدایت صحابہ کو نہ فرماتے اور نہ یہہ فرماتے کہ یہہ نماز تیری نافلہ ہوگی اور جواز اقتدا کی موئید یہہ بھی روایت ہے جو ابوہریرہ سے مروی ہے اسکا لفظ یہہ ہے یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولهم وان اخطؤوا فلکم وعلیهم اور ابوداؤد میں عقبہ بن عامر سے بایں لفظ مروی ہے من

ahmadimuslim.de

اما الناس فادراب الوقت فلہ ولهم ومن انتقص من ذالک شیئاً فعلیہ ولا علیہم یعنے لوگ تمہاری امامت کرینگے اگر وہ لوگ صواب پہنچینگے یعنے وقت پر نماز پڑہینگے تو نماز کا ثواب انکو اور تم کو ہوگا اگر خطا کرینگے یعنے نماز بے وقت پڑہینگے تو ثواب نماز کا تم کو ہوگا اور وزر اس خطا کا ان پر ہوگا۔ ایک اور روایت مین ابو داؤد کے قبیصہ بن وقاص سے مروی ہے اسکا لفظ یہہ ہے تکون علیکم امراء من بعدی یؤخرون الصلوٰة فہی لکم وہی علیہم فصلوا معہم ما صلوا القبلة۔ اس حدیث مین آپنے یہہ حکم نافذ فرمایا کہ بے وقت نماز پڑہنے والے امام کے ساتھہ نماز پڑھ لیا کرو جب تک وہ قبلہ رخ نماز پڑہتے ہین۔ استقبال قبلہ کی قید سے ثابت ہوا کہ اہل کتاب کے پیچھے نماز درست نہین ہے یہودی امام کی اقتدا اسلئے درست نہین کہ انکی نماز مین رکوع نہین ہے اور استقبال قبلہ بھی نہین اور نصرانی امام کی اقتدا اس وجہ سے درست نہین ہے کہ وہ بھی اہل اسلام کے قبلہ کیجانب نماز پڑہنے کے مامور نہین انکا قبلہ خلاف قبلہ اہل اسلام کے ہے یہی امت محمدیہ کی وہ جماعت جو کہ مسلمانون کے گہر پیدا ہوئی اور آگے چلکر دین محمدی سے مرتد ہو گئی معہذا اپنے کو مسلمان جانتی ہے چونکہ وہ فاسق وفاجر گروہ سے خارج ہو کر کفر کے احاطہ مین جا پہونچی ہے اسلئے انکے پیچھے بہی نماز درست نہین ہے۔ رہا صحابہ وتابعین کا تعامل اور ائمہ مجتہدین وعلماء کرام کا مسلک صورت مسئولہ مندرجہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء مین یہہ ہے کہ بدعتی اور فاسق وفاجر امام کے پیچھے نماز درست ہے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ مین عبد الکریم کا قول نقل فرمایا ہے وہ کہتے ہین کہ مینے دس صحابہ کو ظالم امام کے پیچھے نماز پڑہتے دیکھا بخاری کے باب امامة المفتون والمبتدع مین عن عبید اللہ بن عدی بن خیار انہ دخل علی عثمان بن عفان وهو محصور فقال انک امام عامة ونزل بک ما تری ویصلی لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوٰة احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم عبید اللہ حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آئے اور آپ محصور تھے عرض کیا کہ آپ تمام لوگون کے امام ہین اور مصیبت مین گرفتار ہین اور امام فتنہ (یعنے خوارج کا امام) نماز پڑہاتا ہے اور ہم لوگ اسکی اقتدا کو گناہ سمجھتے ہین حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز لوگون کے

عــہ یہی ترمذی کی ہے جسکو آپنے ... دجال ... - دایڈیٹر

اور عملون سے اچھا عمل ہے پس جب لوگ اچھا عمل کرین تو اُنکے ساتھہ ہو کر اچھا عمل کرو اور جب برا عمل کرین تو اُنکے برے عمل سے اجتناب کرو۔ اور بخاری کے اسی باب مین ہے قال الحسن صل وعلیه بدعته اور اُسکی شرح فتح الباری مین ہے ان الحسن سئل عن الصلوٰة خلف صاحب البدعة فقال الحسن صل خلفه وعلیه بدعته یعنے امام حسن بصری بدعتی کے پیچھے نماز پڑہنے سے پوچھے گئے تو فرمایا کہ اُسکے پیچھے نماز پڑھ لو اور اُسکی بدعت کا وزر وگناہ اُسکی گردن پر ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین لکھتے ہین وکان ابن مسعود وغیرہ یصلون خلف الولید بن عقبة بن ابی معیط وکان یشرب الخمر حضرت عبد اللہ بن مسعود صحابی وغیرہ ولید بن عقبہ کے پیچھے نماز پڑہا کرتے تھے حالانکہ وہ شرابی تہا۔ اور اُسی شرح مین یہہ بھی لکھتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رح اہل سنت وجماعت کے مذہب سے پوچھے گئے تو فرمایا کہ ہم حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو افضل جانتے ہین اور حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کو دوست رکھتے ہین اور موزون پر مسح کرنے کو جائز جانتے ہین اور ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑہ لیتے ہین (یعنے اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے)۔

فقہ اکبر مین امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہین الصلوٰة خلف کل بر وفاجر من المومنین جائزة یعنے ہر نیک وبد مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے۔

بحر الرائق کے باب الامامة مین بحوالہ صحیح بخاری یہہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز پڑہا کرتے تھے حالانکہ پکا فاسق تہا جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے اور مصنف یعنے صاحب کنز الدقائق نے فرمایا کہ حجاج اپنے زمانہ کا بڑا فاسق ہے اور حسن بصری نے فرمایا کہ تمام امت اگر اپنی اپنی کل برائیون کو لاوین اور ہم اکیلے حجاج کی برائیون کو پیش کرین تو ہم ہی سب پر غالب آوینگے۔ مرقاة مین ہے ابن عمر وانس رضی اللہ عنہما حجاج کے پیچھے نماز پڑہا کرتے تہے یہان یہہ شبہ ہو سکتا ہے کہ ابن عمر حجاج کے خوف سے پیچھے نماز پڑہ لیا کرتے ہون اسکے جواب مین صاحب مرقاة فرماتے ہین واحتمال الخوف یمنعه ان ابن عمر کان لا یخافه لان عبد الملک کان ممتثلا لما یامره به ابن عمر فیه وفی الحجاج ومن ثم کان یجعل امر الحجاج باتباعه فیه یعنے احتمال خوف کو یہہ امر مانع ہے کہ ابن عمر حجاج سے ڈرتے نہ تہے اسلئے کہ عبد الملک خلیفہ خود ابن عمر کا فرمان بردار تہا اور حکم مانتا تہا جو حکم کہ حجاج یا غیر حجاج کے بارہ مین ہوتا اور اسی سبب سے وہ حجاج کا کام انہین کے متعلق کرتا تہا

یادگار ... مرزا کی ... اور بڑی ... لکہکر مرزا ... کی گئی ہے ... قادیانی ... انکو تو مرزا ... یہہ رسالہ ... مرتب ... وہ قیمت ... ہین ٹہیک ... پہچے مین ...

ahmadimuslim.de

اور جماعت کو حکم دیتا کہ اس بارے میں تم انکی پیروی کرنا۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ فمن ترک الجمعۃ والجماعۃ خلف الامام الفاجر فھو مبتدع عند اکثر العلماء۔ جو امام فاجر کے پیچھے جمعہ و جماعت پڑھنا چھوڑ دے وہ اکثر علماء کے نزدیک بدعتی ہے۔

ان تحاریر لاحقہ و سابقہ سے واضح ہوا کہ شریعت محمدیہ میں نماز ہر نیک و بد کے پیچھے پڑھ لینا درست ہے اور ان تحاریر سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ امام کے لئے عدالت شرط نہیں ہے جیسا کہ روافض قائل ہیں۔ ومن ادعی فعلیہ البیان۔

(محررہ ابو المعالی محمد علی مدرس مدرسہ رحمانیہ سلطانپور اناؤ)

ڈاکٹر عبد الحکیم خان اور مرزا صاحب قادیان

قادیان کے اخبار الحکم کا اڈیٹر ابو الحکم ۱۴ جون کے پرچے میں لکھتا ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کی پیشگوئی ۴ / اگست کو مرزا کے مرنے والی کی تکذیب چونکہ بصیغہ اخبار اہلحدیث دونوں نے کر دی ہے۔ اسلئے یہ دونوں جھوٹے ہیں۔ پس بہتر ہے وہ آپس میں فیصلہ کریں۔ مگر آپ کو معلوم نہیں کہ ہماری کوئی نزاع ہی نہیں جسکا ہم فیصلہ کریں۔ ہم دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے متعلق مرزا کا الہام تھا کہ ڈاکٹر صاحب مرزا کی زندگی میں ضرور مریں گے اور میری نسبت تو یہاں تک تھا کہ اگر میری (مرزا کی) زندگی میں ثناء اللہ کو طاعون و ہیضہ وغیرہ نہ ہوا تو میں (مرزا) خدا کی طرف سے نہیں۔ پس ہم دونوں ان دونوں پیشگوئیوں کے مطابق مرزا کو جھوٹا کہکر اسکی دجالی ذریت کا سر کچلنے پر متفق ہیں۔ باقی رہی ڈاکٹر صاحب کی ۴ / اگست والی پیشگوئی وہ اگر نہ ہوئی تو اس پر کوئی امر موقوف بھی نہیں جبکہ دجال اکبر کا اپنا منہ مانگا فیصلہ موجود ہے تو کسی اور کی کیا حاجت ہے۔

نوٹ۔ مرزائیل کی تحریرات ختم ہونے پر سب کا ایک ساتھ جواب دیا جائیگا۔ اپس وہ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کہہ لیں۔ اتنا یاد رہیں کہ دجال اکبر سے زیادہ نہ کہہ سکیں گے۔

اطلاع۔ ڈاکٹر صاحب کی تصحیح الہام آئندہ ہفتہ درج ہوگی انشاء اللہ۔

اہلحدیث کو وہابی کہنے کی ممانعت

بہت سے احباب نے دریافت کیا کرتے ہیں کہ کس عدالت میں فیصلہ ہوا تھا کہ اہلحدیثوں کو وہابی نہ کہا جائے۔ اگرچہ وہابی کا لفظ بقول حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم دینداروں کے لئے مخصوص ہے (دیکھو فتاوی رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۳) تاہم اصل حال سے آگاہی کرنے کے لئے اصل حکم شائع کیا جاتا ہے۔

۱۸۸۶ء میں اہلحدیثوں نے بسرکردگی مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایک محضر نامہ اس مضمون کا دیا تھا کہ سرکاری کاغذات میں ہمکو اہلحدیث کہا جایا کرے۔ وہابی یا غیر مقلد نہ کہا جائے۔ اس عرضداشت کے جواب میں جو حکم آیا اس کی نقل ہمارے مکرم مولانا سید ابراہیم شاہ صاحب متولی جامع مسجد جبلپور نے ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجی ہے جو درج ذیل ہے۔

FROM No. 127

W. M. Young Esqre.,
Secretary to the Government
of the Punjab

To

Maulvi Abu Said Mohammad Husain
Editor of the Ashaat-ul-Sunnah
Lahore

Dt/ Lahore 19th January 1887.

Sir,

In reply to your letter No. 195 of the 12th May last, asking that the use of the expression Wahabi in reference to members of the community which you claim to represent may be prohibited in Government orders.

I am directed to forward the enclosed copy of a letter No. 1758 dated the 3rd ultimo from the officiating Secretary to the

ahmadimuslim.de

Government of India, in the Home Department, sanctioning the discontinuance of the use of the term Wahabi in official correspondence.

2. I return the books received with your letter No 54 P/ of the 21st September last, together with the original signed notice which you have been good enough to submit in your subsequent letters for the perusal of Government.

I have the honor to be
Sir
Your most obedt Servant
Lay
for Secretary to the Government of the Punjab

Copy of a letter No 1758 dated the 3rd December 1886 from the officiating Secretary to the Government of India Home Department to the Secretary to the Government of the Punjab

---

In reply to your letter No 144 dated the 8th June last I am directed to say that the Governor General in Council is pleased to express his concurrence with the views of Sir C. A. Achison that the use of the term Wahabi should be discontinued in official correspondence.

ترجمہ ۔ صاحب ڈبلیو۔ ایم ینگ بہادر سکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۳۷ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعت السنہ لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لئے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جاوے ہم آپ کو نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ بھیجتے ہیں جس میں منظوری دی گئی ہے کہ آئندہ سرکاری کاغذات میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جاوے۔

(۲) کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء معہ اصلی دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے بھیجی تھیں واپس کیجاتی ہیں۔

ترجمہ چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائمقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۴۴ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر جناب سی۔ آئی۔ ایچی سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط و کتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جاوے۔

انجمن تبلیغ الاسلام علیگڈہ

یہ انجمن جس غرض سے قائم ہوئی ہے اسکا اظہار اسکے نام ہی سے ہوتا ہے اسکی رپورٹ نمبر ۱ ہمارے سامنے ہے جس میں جناب نواب وقار الملک سیمو فرزانہ اور دیگر بزرگوں کی شمولیت انجمن کی ترقی اور بہبودی کے لئے کافی ضمانت ہے۔ انجمن موصوف کی بنیاد یوں ہوئی تھی کہ ہمدرد اسلام ڈاکٹر اشرف خان صاحب ایگذیکٹو سلسلہ اسلامی تبلیغ اور اشاعت ہمیشہ اپنے ذمہ سے کیا کرتے تھے ایک فہمیدہ نے ان سے کہا۔ کہ اکیلے کا کام اکیلا ہوتا ہے آپ ایک انجمن اسلام کے تو قائم کریں انکو بھی یہ تجویز پسند آئی چنانچہ انہوں نے بمشورہ محب مخلص منشی سعید احمد صاحب مالک مطبع احمدی علیگڈہ ایک انجمن قائم کی جس میں انکو یہانتک کامیابی ہوئی کہ آج ہم انجمن کے

ممبروں میں علیگڈھ کالج کے معزز عہدہ دار اور ٹرسٹیوں کے اسمائے گرامی بھی دیکھتے ہیں۔ مگر ہم اس امر کو نہایت ہی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ انجمن موصوف کی منتظم کمیٹی میں ڈاکٹر اشرف خان صاحب کا نام نہیں ہے کیا سکرٹری صاحب ہم کو اسکی وجہ بتلادینگے بہرحال ہماری دعا ہے کہ خدا اس انجمن کو اور اسکے سوا جو انجمن اس غرض کے لئے قائم ہو اور ایسے سوا مسلمانوں کی ہر ایک نیک تحریک کو بابرکت کرے آمین

حساب دوستان در دل

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ جولائی میں ختم ہے ۱۰ جولائی سے سنہ ۱۹۰۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو آئیندہ اخبار کی خریداری منظور نہ ہو یا چند روز مہلت چاہتے ہوں تو بواپسی ڈاک اطلاع بخشیں تاکہ وی پی واپس ہونے سے مطبع کا نقصان نہ ہو۔

مینیجر

۳۲۴	بستی غزان
۳۴۳	ٹپیالہ
۳۸۳	میو ہانگ
۴۴۴	اودھیان
۶۱۱	باندہ
۶۱۶	اترولہ
۶۲۰	کیمپ بریلی
۶۲۵	نگوی
۶۲۸	نروجی
۷۰۶	سیوان
۷۱۰	شیخ علی پور
۸۱۴	مواڑ
۸۲۰	سوہاگپور
۸۲۲	ایبٹ آباد
۸۲۵	کاگ تانڈہ
۸۳۰	مالیر کوٹلہ
۸۳۳	پٹیالہ
۸۳۷	عبدالحکیم
۸۴۰	نارنل
۸۴۴	مدھوپور
۸۵۷	تیلن باڑہ
۹۲۶	سہسرام
۱۰۰۹	چک نمبر ۴۹۳
۱۱۲۳	سیالکوٹ
۱۱۹۲	کیمپ پٹھان کوٹ
۱۱۹۴	سیال کوٹ
۱۱۹۵	گڑھ گور
۱۱۹۶	احمدپور شرقیہ
۱۲۰۰	نگون
۱۲۰۱	لبی
۱۲۰۲	جانتی گڈھ
۱۲۱۰	ملتان
۱۲۱۴	رکھہ سورجنگی
۱۲۱۶	مانڈلے
۱۳۰۷	بوڈھانہ
۱۳۱۶	کوٹلہ سلطان سنگھ
۱۳۲۳	جانی کہیڑا
۱۳۲۵	پرپوار
۱۳۳۳	کنوا
۱۳۴۲	فیروزپور
۱۳۶۳	سنڈرا
۱۳۸۸	ناگورہ

خلیفہ قادیانی جواب دے

اخبار وطن میں ایک چٹھی چھپی ہے جو درج ذیل ہے

ایک احمدی کا لطیف خط بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وطن لاہور تسلیم۔ بعض مخالفین جماعت احمدیہ اپنی کوتاہ نظری سے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہونے سے رہ گئیں۔ مگر یہ صرف جماعت احمدیہ کے ایمان کے امتحان کیلئے ایسا ہوا ہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ سے پوری ہونگی۔ مثلاً منارہ کی تعمیر براہین احمدیہ کی تکمیل وغیرہ وغیرہ۔ البتہ دو تین پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے بحسب ظاہر کسیقدر اشکال معلوم ہوتا ہے منجملہ ایسکے زلزلہ ساعۃ کی پیشگوئی ہے مگر ان معترضین کم فہم کو سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت اقدس کا درحقیقت انتقال نہیں ہوا۔ اور جب یہ زلزلہ آئیگا جسکی خبر دی گئی ہے تو قبر شریف میں حضرت اقدس کو اسکا کامل احساس ہوگا۔ دوسری اہم پیشگوئی مرزا احمد بیگ کی بیٹی کے نکاح کے متعلق ہے۔ اور غالباً یہ پیشگوئی بھی اس طرح پوری ہو جائیگی کہ حضرت حکیم الملۃ خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اُس سے نکاح فرمائینگے۔ اور بموجب احکام سنت حضرت ام المومنین بعد انقضائے عدت حضرت حکیم الملۃ خلیفۃ المسیح کے نکاح میں آجائینگی اور غلام حلیم انکے بطن سے پیدا ہوگا۔ اسطرح پر انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو کر رہیگی پھر مخالفین جو خدا کی باتوں سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے ہیں پشیمان اور نادم ہوجائینگے۔ اور انکو خدا کی قدرت کا دوسرا ہاتھ نظر آئیگا جسکی بابت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں مفصل ذکر کیا ہے۔ [illegible]

اہلحدیث۔ خلیفہ صاحب قادیانی سے استفسار کیا جاتا ہے کہ کیا یہ صحیح ہے یا واقعی ایسا کرنے کا آپ لوگوں کا ارادہ ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد جواب سے اطلاع بخشیں گے

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۸۳۔ ڈاکخانہ میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے اُسکا منافع یا سود لینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۷۵۶ بنگال)

ج نمبر ۱۸۳۔ مثل اسکا ہم اسکا مدلل جواب بھیجیں تو درج کیا جاویگا۔

س نمبر ۱۸۴۔ چیتے کی کھال پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۴۔ پاک صاف ہو تو جائز ہے مگر ایک حدیث میں درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۸۵۔ ہندو کے گھر کا پکا ہوا کھانا وغیرہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض ہندو اور سکھ خاصکر [illegible] کہلاتے ہیں [illegible] شریعت میں لوگ مشرک ہیں اور دنیوی طور پر وہ مسلمانوں کو [illegible] نہیں۔

ج نمبر ۱۸۵۔ اسلام میں چھوت نہیں ہے پس اگر [illegible] کا پکا ہوا کھانا حلال اور برتن غالب پاک ہے تو کھا لینا جائز ہے۔ جبکہ [illegible] ہوتا ہے۔ اگر وہ مسلمانوں سے چھوت کرتے ہیں تو بے [illegible] کرتے ہیں ہم کو حکم ہے کہ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی کسی قوم کے رنج سے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیا کرو بلکہ ہمیشہ انصاف کیا کرو۔

س نمبر ۱۸۶۔ پنجاب میں اکثر جگہہ ایک قوم مُصلّی ہیں۔ یہ کام میلا اُٹھانے کا کرتے ہیں اور مذہباً مسلمان ہیں۔ بلحاظ شرع اور بلحاظ صفائی اُنکے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۶۔ مُصلّی اُس قوم کو کہتے ہیں جو ہندوؤں سے مسلمان ہو کر کام وہی کرتے ہیں [illegible] اُن کا مسلمان ہوتا ہے پس بلحاظ شریعت وہ مسلمانوں کے بھائی ہیں [illegible] کراہت اُن کے میلے پن سے ہو تو کوئی [illegible] نہیں قرآن شریف میں ہے لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا یعنی مل کر کھاؤ یا علیحدہ علیحدہ کھاؤ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن یہ نہ کرنا چاہئے کہ کوئی شخص اُن کے ہاتھ کا یا اُن کے ساتھ کھائے تو اُسکو [illegible] طعن کریں۔

س نمبر ۱۸۷۔ مرد کو سونے کے بٹن اور انگوٹھی پہننا جائز ہے یا نہیں؟ ایسی جگہہ جہاں ان چیزوں کا عام رواج ہو۔

ج نمبر ۱۸۷۔ سونے کا کوئی زیور بھی مرد کو جائز نہیں حدیث شریف میں منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۸۸۔ ہارمونیم باجا بجانا جائز ہے یا نہیں۔ اور اُسکے ساتھ [illegible] گانا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۸۔ ہارمونیم ہو یا کوئی ہو باجا بجانا اور باجہ کے ساتھ گانا ہر قسم کا منع ہے۔ حدیث میں ہے کہ مجھے حکم کیا گیا ہے کہ ہر قسم کے لہو و لعب کے سامان توڑ دوں۔

س نمبر ۱۸۹۔ نماز ظہر و عصر ملا کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۹۔ سفر میں جائز ہے حضر میں بھی بعض علماء کا مذہب جواز کا ہے۔ لیکن حضر میں جمع صوری ہو تو اولیٰ ہے یعنے ظہر کو اخیر کرکے اور عصر کو اپنے وقت کے شروع میں پڑھے تو اُسکو جمع صوری کہتے ہیں۔

س نمبر ۱۹۰۔ اگر بذریعہ ریل مسافت طے ہو اور مسافر با آرام تمام ایک گھر سے دوسرے گھر پہنچ جاتا ہے اور وہاں چند روز قیام رہے تو نماز قصر ادا کرنا چاہئے یا پوری نماز؟ اگر مسافر پڑھے تو کیا حرج ہے۔

ج نمبر ۱۹۰۔ میری ناقص تحقیق میں قصر کرنا جائز ہے واجب نہیں پس اگر پوری پڑھے تو جائز ہے حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض دفعہ پوری پڑھی (مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الخوف فصل اول حدیث جابر ملاحظہ ہو) اور حضرت عثمان۔ عائشہ وغیرہ رضی اللہ عنہم بھی سفر میں پوری پڑھتے تھے۔

س نمبر ۱۹۱۔ اگر ایک جانور حلال مثلاً بکری بیمار ہو اور امید زیست نہ ہو بیماری اندرونی ہو اُسکا ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ذبح کیا جائے تو اُسکا گوشت حلال ہے یا حرام۔

ج نمبر ۱۹۱۔ بے شک حلال ہے کوئی مانع نہیں جبکہ شیر اور بھیڑیے کے منہ سے بچا کر ذبح کرکے کھا لینا حلال ہے۔ قرآن شریف میں ہے اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ تو بیمار کو کھانا کیوں منع ہے۔ ہاں اگر کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس سے کھانے والے کی صحت بگڑنے کا احتمال ہے تو طبی طور پر نہ کھائے۔ مگر شرعی طور پر جائز ہے۔

۲ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

اطلاع۔ فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا ثناء اللہ)

انتخاب الاخبار

الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ جالندھری کا واقعہ فوت ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہم اغفرلہ

حاجی عبداللہ صاحب سوداگر بقول خدا ضلع گیا کا انتقال ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ اللہم اغفرلہ

پچاس روپیہ منی آرڈر جو دفتر اہلحدیث کے چٹھی رساں کو کہا گیا تھا جسکو نو ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔ ۲۲ جون کو وصول ہو گئے۔ صرف دو مہینے باقی ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا مضمون پیام صلح لاہور میں ۲۱ جون کو سنایا گیا۔ مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم ہندوؤں اور آریوں کے سب بزرگوں کو مانتے ہیں وہ بھی ہمارے بزرگوں کو مانیں۔ ہم گائے کا گوشت بھی چھوڑ دینگے (مفصل آئندہ)

بابو پرتول چندر صاحب جج چیفکورٹ پنجاب صدر جلسہ تھے۔ مرزا صاحب کی کرامت سے صدر جلسہ کو اثنار جلسہ ہی میں بخار ہو گیا اور وہ اٹھکر چلے گئے۔ مضمون ناتمام رہا۔ (کیا خوب زندہ تو معجزہ سے دکھاتے تھے۔ مردے کرامت ہی سہی)

حضور نظام نے کمال فیاضی سے مدرسہ عربی دیوبند کی امداد ایک سو پچیس ماہوار کی بجائے دو سو پچاس فرما دی ہے۔

طاعون سے کل ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۹ ماہ رواں میں ۱۰۹۶ موتیں ہوئیں ان میں سے پنجاب میں صرف ۲۵۴ اموات ہوئیں۔

قسمت پٹنہ کو دو کمشنریوں پر تقسیم کرنے کی تجویز وزیر ہند نے منظور فرمائی۔ ۳ اضلاع پٹنہ۔ گیا اور شاہ آباد کی ایک کمشنری پٹنہ ڈویژن کے نام سے قائم ہوگی۔ یہ تینوں اضلاع دریائے گنگا کے جنوب میں واقع ہیں۔ اس قسمت کا صدر مقام بانکی پور ہوگا۔ اس تجویز پر اب جلد عملدرآمد کر دیا جائیگا۔

دوسری قسمت کا نام ترہت ڈویژن ہوگا۔ اس میں چار اضلاع مظفر پور۔ دربھنگہ۔ چمپارن۔ اور سارن شامل ہونگے۔ یہ سب اضلاع دریائے گنگا کے شمال میں ہیں۔ اس قسمت کا صدر مقام مظفر پور ہوگا۔

مولائی عبدالعزیز کی فوج نے الفظر میں بغاوت کر کے مولائی حفیظ کو سلطان مراکو تسلیم کر لیا۔ اب یقیناً فرانس اور سب سلطنتوں کو مراکو کے متعلق اپنی اپنی حکمت عملی بدلنی پڑیگی۔

شاہ ایڈورڈ اور زار روس کے مقام ریوال میں باہم ملاقات کرنے سے قسطنطنیہ میں عظیم اثر پیدا ہوا ہے اور وہاں خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات کا مشرق قریب کے معاملات پر نہایت اہم اثر پڑیگا۔

کابل کے شہر شور بازار میں ۷ جون کی شب کو سخت آگ لگی ایک سو سے زائد دوکانیں جلکر راکھ ہو گئیں۔

مونگیر گنج کے شیعہ اور سنیوں کے مقدمہ میں چھ آدمیوں کو ایک ایک سال اور ایک کو چھ ماہ قید کی سزا ہوئی۔

خوست میں ایک کوئلہ کی کان کے پھٹنے سے گذشتہ منگل کے روز بیس آدمی دب گئے۔ ان کی لاشیں بمشکل نکالی گئیں۔

آرمینیہ سے ایک تار پایہ تخت روس میں موصول ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کے اندر کردوں نے ۲۸ گاؤں تاخت و تاراج کر ڈالا۔ لوگ بھاگ کر روسی قونصل خانہ میں پناہ لے رہے ہیں۔

قحط کی تازہ ترین رپورٹ مظہر ہے کہ امدادی کام پر ۱۳۰۰۲۰۰ آدمی ہیں ہفتہ گذشتہ کے اندر ۳۰۰ ہزار کی کمی ہوئی ہے۔ صوبجات متحدہ میں آدمیوں کی تعداد ۱۰۵۱۰۰۰ ہے۔ ریاست ہائے وسط ہند ۱۲۸۹۰۰۔ بنگال ۲۵۳۰۰۔ ممالک متوسط ۳۷۰۰۰۔

نامہ نگار کے نام طہران سے تار پہنچا ہے کہ وہاں عام طور کام بند ہے۔ شہر کے باہر شاہی کیمپ میں فوج روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

پارلیمنٹ ایران نے ایک یادداشت تیار کی ہے جو ہز میجسٹی شاہ معظم کو حضور میں پیش کی جائیگی جس میں شاہی فرمان کے وعدے اور آئین سے بہت سی خلاف ورزیاں دکھائی گئی ہیں۔ اور درخواست کی گئی ہے کہ عوام الناس کا اعتبار حاصل کرنے میں جلالتماب ہماری امداد کریں۔

اوفا کے شیخ الاسلام نے روسی گورنمنٹ کی منظوری سے اپنے علاقہ کے دس اسلامی دیہات میں شراب فروشی کی دوکانیں بند کرا دی ہیں۔

ریکوٹر خبر ہے کہ انگسٹا (افریقہ) میں سخت قحط پھیلا ہے۔ تقریباً ۴ ہزار آدمی قحط سے مر گئے۔ اور سرکار کی طرف سے ۵۰ ہزار آدمیوں کو خوراک دیجاتی ہے۔

طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ کے ڈپوٹیشن کے جواب میں شاہ معظم نے ایک طول طویل اور پرزور تقریر کی اور کہا کہ میرے اجداد نے ملک کو بزور شمشیر فتح کیا تھا اور میں اس کیلئے تیار نہیں ہوں کہ تلوار سے اپنی کھنچی ہوئی ملک کو اپنے قبضہ سے نکلنے دوں۔

ahmadimuslim.de

وہ مرثیہ خوان قوم و ملت

کی پولیٹیکل۔ سوشیل اور مذہبی اصلاح ہے۔ اور جسکو بحیثیت بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ "اخبار وکیل" ہے۔ یہ ہفتہ مین دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ اب تک اس کی قیمت بلا استثنار چہہ اور آٹھہ روپیہ سالانہ تہی۔ مگر ہمین تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کے لئے یہہ قیمت بہی گران ہے۔ لہذا اب جون سے اواخر نومبر تک کے لئے چار اور چہہ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے پچاس روپیہ سے کم آمدنی والون اور طلبا سے للعہ ۔۔ سے زیادہ آمدنی والے صاحبان سے لے ر۔ اگر اس عرصہ مین ایکہزار خریدارون کی فرمائش ہوگئی تو یہی رعائتی قیمت مستقل کر دی جائے گی موجودہ حالت مین عیہ محصول ڈاک نکال دینے کے بعد جو اصلی قیمت رہ جاتی ہے کیا اس سے بہی زیادہ رعایت ممکن ہے؟

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

نظر مردان بر حقوق نسوان

یہ کتاب قرآن و حدیث اور فقہ کی رو سے عورتون کے حقوق اور پردہ جائز مجوزہ شارع علیہ السلام کی حمایت مین علامہ مولانا سراج الدین احمد سنوج چہتر پوری سلمہ نے حال کے آن لامذہبان کی ہیئت کی تحریرات کے جواب مین بطریق تحفظ اسلام لکہی ہے جو پردہ جائز کے مخالف ہین۔ کتاب موصوف باعتبار مضامین اور لکہائی چہپائی و کاغذ کے اعلے درجہ درجہ کی ہے لہذا اہل اسلام حضرات اسکی خریداری مین بہت جلد حصہ لین قیمت صرف عمر علاوہ محصول۔ المشتہر منیجر اخبار صحیفہ بجنور۔

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت عہ

فتوحات اہل حدیث ۔ چیف کورٹ ہائی کورٹ۔ پنجاب۔ اودہ

کورٹستان کے فیصلجات بحق اہل حدیث۔ قیمت ۴ر

برہان ۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

حق پرکاش ۔ آریون کے گرو اور آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہین انکا مفصل جواب۔ قیمت ۸ر

ترک اسلام ۔ مہاشہ دہرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب۔ قیمت ۶ر

تغلیب الاسلام ۔ جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ دہرمپال۔ نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم قیمت ۶ر جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر چارون کے خریدار کو عہ

مناظرہ نگینہ ۔ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۳ء مین بمقام نگینہ مین اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تہا قیمت ۶ر

ادب العرب ۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکہدیا ہے کہ اسکو خوان بلا امداد استاد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے ۔ نامی گرامی علماء کا پسند ہے قیمت ۶ر

مرقع دیانندی ۔ اس رسالہ مین بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تہے خود اسکا خلاف کرتے تہے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا ۔ مقام دیور ضلع گورکہپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ مباحثات کے مابین ہوا تہا قیمت ۸ر

اہل حدیث کا مذہب ۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہین اور کن کن سے انکار کرتے ہین ۲ر

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اسکے پڑہنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصون مین قبولیت کی نظر سے دیکہی گئی ہے۔ جلد اول ۱۲ر جلد دوم ۱۲ر جلد سوم ۱۲ر جلد چہارم ۱۲ر جلد پنجم عہ پانچون جلدون کی قیمت عہ

المشتہر

منیجر مطبع اہل حدیث۔ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب چہپ کر شائع ہوا